مقالات

تحریر: الدکتور محمد عجاج الخطیب
ترجمہ: جناب محمد مسعود عبدہٗ

قسط (۲۷)

اسماء وصفاتِ باری تعالیٰ

اسماء اللہ الحسنیٰ کے معانی

۴۲۔ الجلیل جلال وعظمت، وکبریائی سے ہے ــــ چنانچہ اللہ عزّ وجل کی شان یہ ہے کہ اس کی جلالت کے سامنے سرنگوں ہونا ہی چاہیے، پیشانیوں کو اس کی عظمتوں کے سامنے ٹیک دینا ہی چاہیے ــــ اس کی تعظیم کرتے ہوئے اس کی عبادت کی جائے، اس کی اطاعت کو لازم پکڑا جائے اور اس کی نافرمانی نہ کی جائے ــــ اس کا شکر بجا لایا جائے، ناشکری نہ کی جائے۔ اور اسے یاد رکھا جائے، فراموش نہ کیا جائے ــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِى الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ" (الرحمٰن: ۷۸)

"تیرا رب جو صاحبِ جلال وعظمت ہے، اس کا نام بڑا ہی بابرکت ہے!"

امر ونہی (کسی بات کا حکم دینا یا کسی کام سے روک دینا) اسی کا حق ہے:

"فمن حقّ البارئ جلّ ثناؤہ علی من ابدعہ انّ یکون امرہ علیہ نافذا وطاعتہ لہ لازمۃ"

"باری تعالیٰ جلّ ثناءہٗ کے حقوق میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ جسے اس نے پیدا کیا ہے، اس پر اس کے احکام بھی نافذ ہوں اور اس کی مخلوق پر اس کی اطاعت لازم ہو!"

اسم جلیل درحقیقت اللہ وحدہٗ لاشریک کے لیے ہی واجب ہے، لہٰذا عبودیت کی معرفت سے واقف شخص کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ عبادت کرے تو اسی کی، اور پکارے تو اسی کو! ــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے:

"اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ!" (صحیح مسلم، دیکھیے "الاذکار ص ۵۸، مختصر تفسیر ابنِ کثیر ج ۲، ص ۴۲۶)۔

"اے اللہ، تو سراپا سلامتی ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے ۔ اے صاحبِ جلال و عزّت، تو بڑا ہی بابرکت ہے!"

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

"اجلّوا اللّٰه يغفر لكم!"

"اللہ ربّ العزت کی تعظیم کرو، وہ تمہاری بخشش فرما دے گا۔"

یعنی اگر تم اس کی اطاعت کر کے، اس کی معصیت سے مجتنب رہ کر ـــــ اور جو کچھ اس نے تم پر فرض کیا ہے، اس پر عمل کر کے اس کی تعظیم کرو گے تو وہ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اس کی قربت تمہیں نصیب ہو گی!"

نیز فرمایا:

"الظّوا بذی الجلال والاکرام!" (احمد، نسائی، ترمذی ـــــ دیکھیے مختصر تفسیر ابنِ کثیر ج ۳۔ ص ۴۲۵-۴۲۶)

کہ "اس ذوالجلال والاکرام (کے دامن) سے چمٹ جاؤ!"

یعنی اس کی اطاعت کو یوں لازم پکڑو کہ جو حکم دے، اس کی تعمیل کرو اور جہاں روک دے، وہیں رُک جاؤ!

یاد رکھیے، وہ ایسا جلیل الصّفات جلیل ہے کہ اس کے سامنے سبھی ہیچ ہیں ـــــ اور ایسا رفیع کہ سبھی اس کے مقابلے میں فروتر ہیں، اور عاجز و بے بس!

۴۳۔ "الکریم": یعنی کثرتِ جود و سخا کا مالک، جس کی عطا کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو گا اور جس کے خزانے کبھی خالی نہیں ہوں گے ـــــ اگر کہا جائے کہ وہی کریمِ مطلق ہے، تو بے جا نہ ہو گا! وہ ایسا کریم ہے کہ کثرتِ عطاء اور حاجات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ گناہوں سے درگزر کرتا اور انہیں معاف بھی فرماتا ہے ـــــ اسی لیے اللہ ربّ العزّت نے فرمایا:

"يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ الَّذِیْ خَلَقَكَ

نَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۔" (الانفطار : ۶-۷)

"اے انسان، اپنے ربِّ کریم کے بارے تجھے کس چیز نے دھوکے میں مبتلا کر دیا ؟ (وہی تو ہے) جس نے تجھے پیدا کیا، تیرے (اعضاء) کو ٹھیک کیا اور تیری (قامت کو) معتدل رکھا !"

امام خطابی (رحمہ اللہ) اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

"من کرم اللہ سبحانہ و تعالیٰ انّہ یبتدئ بالنّعمۃ من غیر استحقاق، و یشرع بالاحسان من غیر استتابۃ ویغفر الذّنوب و یعفوعن المسئ، ویقول الدّاعی فی دعائہ : " یا کریم العفوّ . . . . ! وانّ من کرم عفوہ انّ العبد اذا تاب عن السّیئۃ محاھا عنہ، وکتب لہٗ مکانہا سیئۃ ۔"

یعنی اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے فضل و کرم میں سے یہ بھی ہے کہ وہ بغیر استحقاق کے نعمتیں عطا فرماتا ہے، بدلے کی مانگ کے بغیر احسان فرماتا ہے، گناہوں کو معاف، اور خطاؤں سے درگزر فرماتا ہے ـــــ اسی لیے دعاء کرنے والا اپنی دعاء میں "یاکریم ! یاعفوّ . . . !" کے الفاظ سے اسے پکارتا ہے ـــــ اور اس کے کرم و عفو و درگزر میں سے یہ بھی ہے کہ بندہ جب گناہ سے توبہ کر لیتا ہے تو وہ نہ صرف اس گناہ کو اس کے نامۂ اعمال میں سے مٹا دیتا ہے، بلکہ اس گناہ کی جگہ اس کے لیے نیکی لکھ دیتا ہے !

حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : اللہ ربّ العزّت نے اپنی اس صفتِ کریمی کو اپنی کتاب میں بڑے شاندار الفاظ میں یوں بیان فرمایا ہے :

"اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔" (الفرقان : ۷۰)

"مگر جو کوئی (مصائب و معاصی سے) توبہ کرلے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے، تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیگا۔ اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے !"

اللہ ربّ العزت کے عفو و کرم کی ترجمانی میں اس قدر احادیث مروی ہیں کہ گنی نہیں جاسکتیں ـــــ ان میں سے ایک حدیث یہ بھی ہے کہ :

”قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم : انّی لاعلم اٰخر اھل الجنّۃ دخولاً الجنّۃ واٰخر اھل النّار خروجاً منّھا : رجل یّؤتی بہ فیقال اعرضوا علیہ صغار ذنوبہ — یعنی وارفعوا عنہ کبارھا — فیعرض علیہ صغار ذنوبہ، فیقال عملت یوم کذا او کذا وکذا وکذا، وعملت یوم کذا وکذا وکذا وکذا؟ فیقول نعم، لا یستطیع ان یّنکر، وھو مشفق من کبار ذنوبہ ان تعرض علیہ، قال : فیقال فانّ لک مکان کلّ سیّئۃ حسنۃ۔ قال : فیقول : ربّ قد عملتُ اشیاء ما اراھا ھٰھنا۔ قال : فلقد راَیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ضحک حتّٰی بدت نواجذہٗ“ (صحیح بخاری، کتاب الرّقاق، ج ۸ ص ۲۱۰، حدیث ۴۱۵۔ ترمذی، صفۃ جھنّم، ج ۴ ص ۷۱۳، حدیث ۲۵۹۶۔ ابنِ ماجہ، کتاب الزّھد، ج ۲ ص ۴۵۳، حدیث ۴۳۳۹ — دیکھیے ”الاسماء والصّفات ص ۴۵)۔

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میں اہل جنت میں سے اس آدمی کو جانتا ہوں جو جہنم میں سے سب سے آخر میں نکل کر جنت میں سب سے آخر میں داخل ہوگا — یہ ایسا شخص ہوگا، جسے اللہ ربّ العزّت کے حضور لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس کے صغیرہ گناہ اس کے سامنے پیش کرو (یعنی اس کے کبیرہ گناہ اس سے الگ کردو) پھر جب یہ صغیرہ گناہ اس پر پیش کیے جائیں گے تو اسے کہا جائے گا : (اے میرے بندے) تونے فلاں دن میں فلاں فلاں کام کیا تھا، اور فلاں فلاں دن میں فلاں فلاں کام کیا تھا؟ وہ اقرار کرے گا کہ ہاں (میرے رب مجھ سے یہ گناہ سرزد ہوئے)! — انکار کی سکت ہی نہ پائے گا — وہ خوف سے کانپتا ہوگا کہ ابھی تو اس کے کبیرہ گناہ اس پر پیش کیے جانے باقی ہیں — لیکن اللہ ربّ العزّت (کمال شانِ رحیمی سے کام لیتے ہوئے) فرمائیں گے، ”اب تیرے لیے ہر برائی کے بدلے نیکی ہے!“ — وہ کہے گا“ اے

میرے رب! میں نے بہت سے ایسے کام کیے تھے، جنھیں یہاں (اپنے نامۂ اعمال میں) نہیں دیکھتا!" ــــ راوی بیان فرماتے ہیں (گفتگو کے اس مرحلہ پر پہنچ کر) میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپؐ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے!"

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

"انّ اللّٰہ عزّ اسمہٗ کریم، یحبّ مکارم الاخلاق و یبغض سفسافہا[1]"

"اللہ، جس کا نام بڑا باعزّت ہے، بڑا ہی کریم ہے ــــ مکارمِ اخلاق کو پسند فرماتا ہے اور لغو امور سے غصّے ہوتا ہے"

یاد رہے، "مکارم الاخلاق" بہترین، اعلیٰ، نیک اور بلند مرتبہ اعمال ہیں ــــ جبکہ "سفساف" ہر قسم کے ردّی، لغو اور حقیر کام ہیں!

۴۴۔ "الرّقیب"

یعنی ایسا نگہبان و حفیظ، جس سے کوئی چیز چھپی ہوئی یا غائب نہیں ــــ اور وہ ذات، جو کسی بھی لمحہ اپنی مخلوق سے بے خبر نہیں!

"الرقیب" فعیل کے وزن پر فاعل کے معنوں میں ہے ــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

[1] اسے بیہقی نے طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، جبکہ ابو نعیم اسے "حلیہ" میں حضرت ابنِ عباسؓ سے درج ذیل الفاظ میں لائے ہیں:

"انّ اللّٰہ جوّاد یحبّ الجود و یحبّ معالی الاخلاق و یکرہ سفسافہا"

یعنی بلاشبہ اللہ تعالیٰ صاحبِ جود و عطا ہیں، جود و سخا کو پسند فرماتے ہیں ــــ اعلیٰ اخلاق سے محبت رکھتے اور لغو امور کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں!

یہ حدیث حسن ہے، جیسا کہ الجامع الصّغیر ج ۲، ص ۶۹ پر ہے ــــ طبرانی نے "اوسط" میں، اور ابنِ عساکر نے اسے حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے ــــ دیکھیے الجامع الکبیر ج ۱، ص ۱۶۵ ــــ نیز دیکھیے کشف الخفاء ج ۱، ص ۲۴۵ ــــ الاسماء والصفات ص ۵۳)

"اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبًا" (النساء : ۱)

"یقیناً نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمھیں دیکھ رہا ہے!"

نیز فرمایا :

"مَا یَلۡفِظُ مِنۡ قَوۡلٍ اِلَّا لَدَیۡہِ رَقِیۡبٌ عَتِیۡدٌ" (ق : ۱۸)

"کوئی بات (بات کہنے والے کی) زبان پر نہیں آتی، مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار رہتا ہے!"

(جاری ہے)

پیر سید بدیع الدین شاہ راشدی کا سانحۂ ارتحال

یہ خبر نہایت حزن وملال سے سنی جائے گی کہ پاکستان کی معروف علمی شخصیت اور وادیٔ سندھ کے راشدی خاندان کے علمی ورثہ کے امین حضرت سید بدیع الدین شاہ صاحب راشدی پیر آف جھنڈا مورخہ ۸ جنوری ۱۹۹۶ء کو بروز سوموار رات دس بجے قضائے الٰہی سے فوت ہوگئے ــــ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ!

رئیس التحریر حرمین علامہ محمد مدنی نے ان کی وفات پر گہرے دکھ اور رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا ہے کہ شاہ صاحب پاکستان ہی میں نہیں، بلکہ پوری اسلامی دنیا میں انتہائی عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے، آپ کا علمی مقام مسلّمہ تھا اور آپ کی دینی خدمات ہم سب کے لیے قابلِ رشک! ــــ ویسے تو موت ہر ذی روح کا مقدر ہے، تاہم ان کی وفات سے علمی دنیا میں جو بہت بڑا خلا واقع ہوا ہے، شاید مدتوں پُر نہ ہوسکے ــــ انھوں نے کہا، گزشتہ سال ان کے بھائی سید محب اللہ شاہ صاحب راشدیؒ اللہ کو پیارے ہوگئے تھے اور اب شاہ صاحب عالم جاودانی کو سدھار گئے ہیں ــــ انھوں نے کہا، اللہ تعالیٰ جماعت کی حالت پر رحم فرمائے، تھوڑے ہی عرصہ میں اسے اپنے علماء وزعماء کی وفات کے پے در پے صدمات سہنے پڑے ہیں ــــ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے کہ اعلیٰ علیین میں مقامِ رفیع عطا فرمائے۔

اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ۔ آمین ثم آمین!